محمد جعفر پھلواروی

رمضان المبارک کی فضیلت

یہ ساری کائنات دو زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے اور ایسی جکڑی ہوئی ہے کہ کوئی بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی ان دونوں سے باہر نہیں ہو سکتی۔ ان میں سے ایک کا نام ہے زمان، اور دوسری کا مکان۔ ان دونوں کے لیے ایک لفظ ظرف ہے۔ دونوں میں فرق پیدا کرنے کے لیے ایک کو ظرفِ زمان کہتے ہیں اور دوسرے کو ظرف مکان۔ اور جو شے ظرف کے اندر ہو اسے مظروف کہتے ہیں۔ گویا زمان و مکان تو ظرف ہے اور ساری کائنات مظروف ہے کیونکہ کوئی شے بھی ایسی نہیں جو زمان یا مکان کی قید سے باہر ہو۔ آپ اپنے تصور میں بھی کوئی ایسی چیز نہیں لا سکتے جو نہ کسی زمان سے وابستہ ہو نہ کسی مکان سے۔ ہر ظرف اپنے مظروف کے ساتھ ہوتا ہے اور ہر مظروف اپنے ظرف کی معیت میں پایا جاتا ہے ظرف و مظروف کی یہ وابستگی اپنے اندر ایک خاص فطری تقاضا بھی رکھتی ہے جس کا ذوقِ سلیم سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ظرف و مظروف کے معیار میں یکسانی اور دونوں کی قدر و قیمت میں ہم آہنگی ہونی چاہیے۔ جتنا قیمتی نگینہ ہوتا ہے اتنی ہی عمدہ اس کے لیے ڈبیا بھی ہوتی ہے۔ اور جتنا اعلیٰ کام ہو اتنا ہی اچھا وقت بھی اس کے لیے منتخب کیا جاتا ہے قیمتی زیور آبخورے میں نہیں رکھے جاتے اور تفریحی سیر کے لیے لُو چلنے کا وقت نہیں مقرر کیا جاتا۔ ہر بات کے لیے مناسبِ حال وقت اور جگہ کا انتخاب کیا جاتا ہے تاکہ ظرف اور مظروف کی اہمیت میں یکسانی و ہم آہنگی ہو۔ اب دیکھیے قدرت کو یہ منظور تھا کہ زمان و مکان کے تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے اپنا آخری پیغام قرآن پاک کی شکل میں ہمیشہ کے لیے محفوظ کر کے بھیجے۔ اس مقصد کے لیے ویسی ہی اعلیٰ و مکمل ترین شخصیت کو منتخب کیا اور وہ ہیں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پھر اس مظروف کے لیے ویسے ہی عجیب ظرف مکان و زمان کا انتخاب فرمایا۔ قرآنی نظام اجتماعی امن اور روحانی سکون پیدا کرنے کا ضامن و کفیل ہے لہٰذا نزول قرآن کے لیے جو جگہ پسند کی گئی وہ بھی سب سے زیادہ پُرامن اور پُرسکون مقام ہے اور وہ ہے غارِ حرا۔ اب اس ظرف مکان کو بھی دیکھیے جو نزول قرآن کے لیے منتخب کیا گیا۔ سال کے دوسرے گیارہ مہینے بھی موجود تھے۔ یہ سب بھی اپنی خاص خاص امتیازی فضیلتیں رکھتے ہیں لیکن نزول قرآن جیسے اہم ترین مقصد کے لیے جس مبارک مہینے کا انتخاب عمل میں آیا وہ ماہ رمضان ہے۔ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدیً للناس وبینٰت من الھدیٰ والفرقان۔ یعنی یہ ماہ رمضان ہی ہے جس میں یہ قرآن نازل کیا گیا جو تمام انسانوں کے لیے ذریعۂ ہدایت ہے اور ہدایت بھی بہت واضح اور حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی ـــــ جیسا مظروف تھا ویسا ہی ظرف مکان اور ویسا ہی ظرفِ زمان بھی پسند کیا گیا۔ کیا رمضان کی اس سے بھی بڑی کوئی فضیلت ہو سکتی ہے کہ قرآن جیسی آخری آسمانی کتاب اس میں نازل ہوئی؟ تنہا یہی ایک فضیلت ایسی ہے جو ماہ رمضان کو تمام دوسرے مہینوں سے افضل و ممتاز ثابت کرنے کے لیے کافی ہے۔ نزولِ قرآن تو ایک ہی شب میں ہوا لیکن یہ نزول اتنا بڑا اور اہم واقعہ ہے کہ اس کی وجہ سے صرف ایک ہی شب نہیں پورا مہینہ ہی مبارک قرار پایا۔ زمانے کی پوری تاریخ میں اس رات سے زیادہ مبارک کوئی رات نہ ہوئی اور نہ ہوگی جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ یہ وہ رات ہے جس کی فضیلت کا زبانِ قدرت نے یوں اظہار فرمایا ہے کہ لیلۃ القدر خیر من الف شھر۔ یہ رات ہزار مہینے کے دنوں اور راتوں پر بھاری ہے۔ اسی کو شب قدر کہتے ہیں۔ اس ماہ رمضان کی فضیلت کا کیا ٹھکانا ہے جس کی ایک خاص رات ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے اور جس کی گواہی خود وہ کتاب اللہ دے رہی ہے جو اسی مہینے میں نازل ہوئی۔ بات صرف اتنی ہی نہیں بلکہ امام احمد بن حنبل نے واثلہ بن اسقع سے جو ارشادِ نبوی نقل کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے صحف ابراہیم، تورات، زبور، اور انجیل کا نزول بھی رمضان ہی کی مختلف تاریخوں میں ہوا ہے۔ پھر ان تمام باتوں کے علاوہ رمضان کی اس فضیلت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ صلوٰۃ

وزکوٰۃ کے بعد اسلام کا تیسرا رکن روزہ ہے اور اس عجیب عبادت کے لیے رمضان ہی کا مہینہ منتخب کیا گیا ہے۔ فمن شھد منکم الشہر فلیصمہ۔ تم میں جو اس مہینے کو پائے وہ اس کے روزے رکھے۔ اور فقط روزے ہی نہیں بلکہ ایک خاص نفلی نماز بھی ہے جو صرف اسی مہینے میں ادا کی جاتی ہے۔ اس نماز کا نام ہے تراویح۔ تہجد اور دوسرے نوافل تو آپ سال بھر پڑھ سکتے ہیں لیکن جس مخصوص نفل کا نام تراویح ہے وہ رمضان کے سوا کسی دوسرے مہینے میں نہیں ادا کی جاتی۔ یوں تو آپ نفلی روزے بھی سال بھر رکھ سکتے ہیں بجز عیدین اور ایام تشریق کے۔ لیکن جو روزے فرض ہیں وہ صرف ماہِ رمضان ہی کے تیس یا انتیس دنوں میں رکھے جاتے ہیں۔ یوں ہی سمجھیے کہ نماز نفل سال بھر ادا کی جا سکتی ہے اور کی جاتی ہے مگر تراویح کی ادائیگی صرف رمضان ہی میں ہوتی ہے۔ رمضان میں قرآن نازل ہونے کی کیفیت کو تو خدا جانتا ہے یا اس کا رسولؐ۔ لیکن رمضان اور قرآن کے باہمی تعلق کا جو عملی مشاہدہ و مظاہرہ واضح طور پر ہوتا ہے اسے ہر شخص رمضان ہی میں اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔

قرآن پاک کی جتنی تلاوت اس مہینے میں ہوتی ہے کسی اور مہینے میں نہیں ہوتی۔ قرآن کا ایک بہت بڑا معجزہ اس کا محفوظ ہونا ہے۔ جہاں یہ سفینوں میں محفوظ ہے وہاں یہ سینوں میں بھی محفوظ ہے اور یہ خصوصیت کسی اور کتاب کو حاصل نہیں۔ قرآن ہی وہ کتاب ہے جو ہمیشہ کے لیے کروڑوں سینوں میں محفوظ کر دی گئی ہے۔ اس کا واضح عملی مشاہدہ رمضان میں ہوتا ہے۔ گاؤں گاؤں اور محلے محلے میں ہوتا ہے اس محفوظیت کا سب سے بڑا ذریعہ تراویح ہی ہے اور تراویح صرف رمضان ہی میں ادا کی جاتی ہے۔ یہ فضیلت اور یہ خصوصیت رمضان کے سوا کسی اور مہینے کو حاصل نہیں۔ یہ تو ہیں وہ فضائل رمضان جو قرآن اور روایات حدیث میں بیان ہوئے ہیں۔ لیکن رمضان کے فضائل یہیں ختم نہیں ہو جاتے۔ کچھ اور تاریخی حقائق بھی ہیں جو ماہِ رمضان سے وابستہ ہیں اور وہ بھی ہمارے لیے کچھ کم اہمیت نہیں رکھتے۔ یہ آپ جانتے ہیں کہ مکی دور کے تیرہ سالوں میں اہل اسلام نے انتہائی مظلومیت اور مصیبت میں زندگی گزاری تھی۔ جب اذیتیں برداشت کرتے کرتے پانی سر سے گزرنے لگا تو انھیں گھر بار، وطن، املاک، عزیز اقارب سب کچھ چھوڑ کر مدینے کی طرف ہجرت کرنی پڑی اور وہاں پہنچ کر اہل اسلام

کی زندگی کا ایک نیا دور شروع ہوا اور ایک ریاست کی بنیاد پڑ گئی۔ مختلف اقوام و قبائل سے معاہدے ہوئے۔ مگر ابھی اطمینان کی پوری سانس بھی نہ لی تھی کہ قریشی سرکشوں ظالموں نے اہل اسلام پر حملے کی تیاری شروع کر دی۔ اب تک اہل اسلام نے ظالموں کے کسی ظلم کا کبھی کوئی جواب نہ دیا تھا۔ وہ سب کچھ برداشت کرتے رہے تھے۔ لیکن جب تین سو میل کے فاصلے پر مسلمانوں کا چین سے بیٹھنا انھیں گوارا نہ ہوا اور ایک ہزار کا لشکر جرار لے کر مدینے کی طرف چل پڑے تو پہلی بار حملہ آوروں کا جنگی مقابلہ کرنے کی آسمانی اجازت نازل ہوئی۔ اہل اسلام اور اہل کفر دونوں میدانِ بدر میں صف آرا ہوئے۔ یہ کفر و اسلام کا پہلا معرکہ تھا جس نے پہلی بار کفر کی کمر توڑ دی تھی۔ یہ معرکہ عین رمضان میں پیش آیا تھا۔ یہ شرف اسی ماہ رمضان کو حاصل ہے کہ اسلام کی پہلی جنگ اسی میں لڑی گئی۔ جس میں ہمارے لیے ایک سبق ہے کہ رمضان اس لیے نہیں کہ مسلمان صرف ذکر و فکر یا عبادت و ریاضت میں مگن رہے بلکہ اگر وقت آجائے تو سربکف ہو کر میدان میں نکل پڑنا ہی سب سے بڑی عبادت ہے اور اگر اس کے لیے روزوں کو قضا بھی کرنا پڑے تو یہ صحیح ہے۔ روزے اس لیے نہیں ہوتے کہ انسان بے کار پڑا سوتا رہے۔ روزوں میں زندگی کے کاروبار پوری سرگرمی سے جاری رہنے چاہئیں حتیٰ کہ اگر میدانِ کارزار میں آنا پڑے تو بلا تامل آجانا چاہیے۔ معرکۂ بدر میں یہی سبق ہے جو عین رمضان میں پیش آیا تھا۔ یہ اتنا اہم معرکہ ہے کہ قرآن پاک میں اس کی پوری تفصیل بیان ہوئی ہے۔ بدری صحابۂ کرام کی بڑی فضیلت ہے اور یہ غیر بدریوں پر ہر لحاظ سے مقدم ہیں بلکہ ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کی بڑی سے بڑی غلطی پر بھی اللہ اور اس کے رسولؐ نے کوئی مواخذہ نہ فرمایا صرف اس لیے کہ یہ بدری صحابی ہیں۔ ظاہر ہے کہ بدر اور اہل بدر کی یہ تمام فضیلتیں ماہِ رمضان ہی سے وابستہ ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور بہت بڑا واقعہ بھی رمضان ہی میں پیش آیا تھا اور وہ ہے فتح مکہ۔ یہ اتنا بڑا اہم واقعہ ہے کہ اس کے چند دنوں بعد سرزمین عرب سے کفر کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو گیا۔ اور کمال یہ ہے کہ یہ فتح مبین بغیر کسی جنگ کے حاصل ہوئی اور اس کے بعد ہجرتِ مدینہ کا سلسلہ بھی ختم کر دیا گیا۔ یہ ایسا

پُرشکوہ واقعہ ہے کہ قرآن پاک میں اس کا بھی ذکر موجود ہے۔ اسلامی تاریخ میں غزوۂ بدر، اور فتح مکہ دو ایسے عظیم الشان واقعات ہیں جو رمضان ہی میں پیش آئے اور رمضان آنے کے بعد جس طرح روزے، نزول قرآن اور تراویح کو فراموش نہیں کیا جا سکتا اسی طرح غزوۂ بدر اور فتح مکہ کو بھی نہیں بھلایا جا سکتا۔ یہ برکتوں اور رحمتوں کا مہینہ ہے، نزولِ قرآن اور روزوں کا مہینہ ہے، شب زندہ داری اور سحر خیزی کا مہینہ ہے، عبادت و ریاضت کا مہینہ ہے، ذکر و فکر اور تلاوت کا مہینہ ہے، یہ تقوے کے اجاگر ہونے اور شیطانوں کے پابہ زنجیر ہونے کا مہینہ ہے، یہ ہزار مہینوں سے بہتر راتیں رکھنے والا مہینہ ہے اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں حق و باطل کا پہلا معرکہ جنگِ بدر کی صورت میں پیش آیا جس میں اسلام کی پہلی فتح اور کفر کی پہلی شکست ہوئی اور اسی مہینے میں وہ فتح مبین حاصل ہوئی۔ اسلام کی سب سے بڑی فتح اور کفر کی سب سے بڑی شکست پیش آئی۔

اسلام اور رواداری

مصنف رئیس احمد جعفری

قرآن کریم اور حدیث نبوی کی روشنی میں یہ بتلایا گیا ہے کہ اسلام نے غیر مسلموں کے ساتھ کیا حسن سلوک روا رکھا ہے اور انسان کے بنیادی حقوق کا کس طرح تحفظ کیا ہے۔

قیمت حصہ اول ۲۵ء۷ روپے

حصہ دوم ۵۰ء۷ روپے

مسلم ثقافت ہندوستان میں

مصنف عبدالمجید سالک

اس کتاب میں یہ بتلایا گیا ہے کہ مسلمانوں نے برصغیر پاک و ہند کو گزشتہ ایک ہزار سال کی مدت میں کن برکات سے آشنا کیا اور اس قدیم ملک کی تہذیب و ثقافت پر کتنا وسیع اور گہرا اثر ڈالا۔

قیمت ۱۲ روپے

ملنے کا پتہ: سیکریٹری ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ۔ لاہور